شرع محمدی

حصۂ اول

جسمین جملہ اصول وراثت اہل سنت اصول عامہ ترتیب وراثت حصص ذوی الفروض

حقوق عصبات ذوی الارحام وراثت مذہب امامیہ و دیگر متفرقات کا بیان ہی اور

جسکو

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب نور تحصیلدار مرواڑہ ضلع جبل پور خلف الصدق

جناب غفران مآب عالم علوم عقلی و نقلی مولوی سید عزت علی صاحب رضوی لکھنوی

نے

عربی و انگریزی کے مستند رسالون سے عام فہم بیان مین طالب علمونکی

نفع رسانی اور حکام دیوانی کی آسانی کے واسطے تالیف کیا

۱۸۸۵ع

مطبع منشی علی حسین لکھنؤ گولہ گنج مین مطبوع ہوا

فہرست مضامین شرع محمدی حصہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا کی حمد خدا کی ثنا مین بیچارہ کیا ادا کرسکتا ہون جب اوسکی ذات اوسکی صفات اوسکے جلال اوسکے جمال اوسکی عظمت اوسکی قدرت اوسکی صنعت اوسکی حکمت اوسکی معرفت کی نسبت جناب اشرف الانبیا علیہ التحیۃ والثنا ما عرفناک حق معرفتک کہکر لا احصی ثناء علیک فرماچکے ہ ۱۲

نبی سے ہوسکی جسکی نہ تعریف — مری طاقت لکھوں مین اوسکی توصیف

اور خدا کے نبی خلقت کے ہادی امت کے حامی ختم المرسلین سید النبیین محبوب رب العالمین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نعت و مدح مین ناکارہ کیا لکھون جب خود خدا اونکے اوصاف اونکے مکارم اونکے محاسن کی بابت نہایت تاکید سے وانک لعلی خلق عظیم اور بہت پیار سے یا ایہا النبی

اِنَّا اَرْسَلْنَاکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا فرماچکا ہے
خدا ہو جسکا مداح و ثناخوان کرون اوسکی صفت مین کیا میرجان
دو سال ادہر جب مینے اسسٹنٹ کمشنری کے امتحان کا ارادہ کیا تو اور قانون
کے ساتھہ مجھے اصول شرع محمدی کے یاد کرنے کی ضرورت ہوئی جہانتک پتا
لگا مین نے وہ سب اردو کے رسالے منگوالئے جو فی زمانناچھپے تھے اونسے میرا
کچھہ بھی اطمینان نہوا بلکہ واضح ہوا کہ سیدھے شرع کے صاف اور سیدھے مسائل
پیچیدہ اور مغلق کردئے گئے ہین اور اس زمانہ کے مصنفون اور مولفون پر عموماً اور انمین سے
جو مسلمان ہین اُن پر خصوصاً افسوس ہوا کہ انہون نے اسطرف اب تک کیون
اپنی توجہہ نفرمائی اس قسم کے جو رسالے مینے دیکھے وہ دو قسم کے تھے کچھہ تو پرانی
قسم کے علماء کی تالیف تھے یہ سب پرانے فشن کے مصنفون کے دستور کے
موافق بہت پیچیدہ اور مغلق تھے اور انکی اردو ایسی اردو تھی جسے اس
زمانے والے اردو نہین کہتے یا یہ کہون کہ اس زمانے کے اردو دان اوسے
سمجھہ نہین سکتے دوسرے اکثر رسالے اون انگریزی کتابونکا ترجمہ تھے جو
صاحبان یورپ نے لکہا تہا۔ ان رسالونمین ترجمہ در ترجمہ ہونے کے باعث
فاش غلطیان پائین گئین غرض اون سب رسالونکو مین نے بالاے طاق

رکھا اور مستند شرع کی کتابون اور مشہور انگریزی رسالونسے اپنی ضرورت
کے موافق ایک یادداشت لکھکر یاد کرلی اور امتحان دیدیا اور اوس یادداشت
کو اکثر میرے عالم دوستون نے دیکھا اور قانون دان حاکمون نے سنا قانون
کے طالبون اور امتحان کے امیدوارون نے اوسکی بہت شوق سے نقلین
لین اور ان سب نے یہ خواہش کی کہ مین اوس یادداشت کو ایک رسالہ قرار
دیکر چھپواؤن - غرض دوستون کی تاکید حاکمون کے حکم طالب علمون کے
شوق زمانہ کی ضرورت نے مجھے مجبور کیا کہ مین اصول شرع محمدی کا ایک رسالہ
لکھون کہ - جو امکان بھر مختصر ہو عام فہم ہو تمام مسائل کا حاوی ہو - خدا
کے فضل اور اپنے سچے شارع کی برکت کے بھروسہ پر مین رسالہ لکھتا ہون
اور انشاءاللہ اوسے حسب ذیل تین حصون مین منقسم کرونگا

پہلے حصہ مین جملہ اصول وراثت تفصیل وار لکھونگا -

دوسرے حصہ مین - جملہ قواعد حساب متعلق بفرائض و جملہ قواعد تقسیم ترکہ و استخراج
سہام مفصل تحریر کرونگا -

تیسرے حصہ مین جملہ معاملات اور معاہدات شرعی کا بیان ہوگا -

من طرق سعی سے آرم سجا　　　　لیس للانسان الا ما سعے

پہلا حصہ اصول وراثت

پہلی فصل اصول عامہ

۱ شرعاً تقسیم ترکہ میں جائداد منقولہ اور غیر منقولہ موروث کا سول یکسان ہی۔

۲ شرعاً خلف اکبر کو دوسرے بیٹوں پر ترجیح نہیں - مذہب امامیہ میں صرف اسقدر ترجیح ہی کہ اگر بیٹا لائق ہی تو باپ کی تلوار پوشاک انگشتری قرآن وہی پائے گا۔

۳ شرعاً عورتیں بھی وارث ہیں اور مثل مردونکے وہ بھی اپنے حصہ کو منتقل کر سکتے

۴ تبنیت شرعاً جائز نہین۔

۵ مرد کا حصہ بہ نسبت عورت کے دوچند ہوتا ہی بشرطیکہ دونون ایک ہی درجہ کے ہون مگر مان باپ اخیافی بہن (جنکی مان ایک باپ مختلف) اس کلیہ سے مستثنیٰ ہین۔

۶ شرعاً رقیت غلامی قتل مورث ترک اسلام اختلاف دار (وارث اور مورث کا جدا جدا ایسے دو پادشاہون کے ملک میں رہنا جو باہم مخالف ہین) سے حق وراثت زائل ہو جاتا ہی۔

۷ شرعاً میت کے مختلف اور متعدد قرابت داران اپنے اپنے سہام (حصہ

معینہ کے موافق ایک ہی وقت حصہ پائینگے ۔ اور ایک ہی وقت کچھہ ترکہ وارثان اعلی کو اور کچھہ وارثان اسفل کو مل سکتا ہی ۔

۸ شرعاً ایک وارث کے حق مین بلا رضامندی جملہ ورثاء کے وصیت نہین ہو سکتی اور کسیطرح پر موصی ایک ثلث سے زاید ترکہ کی بابت وصیت نہین کر سکتا ۔

۹ مورث کی حیات مین جو وارث مرجاوے اوسکے وارث شرعاً اوس مورث کے ترکہ مین کچھہ حصہ نہ پاوینگے بمقابلہ دیگر وارثان ۔

۱۰ شرعاً بیٹے والدین ۔ اولاد ۔ زوجہ و شوہر کو ہر حال مین ترکہ ملیگا گو کتنے ہی اور وارث ہون ۔

۱۱ شرعاً بیٹے پوتے کا (گو اوسکا واسطہ کتنے ہی مورث سے بعید ہوں) کوئی خاص حصہ مقرر نہین ۔

۱۲ شرعاً وارث کا حق تاریخ پیدائش سے نہین پیدا ہوتا بلکہ اوس تاریخ سے جب سے وہ بشکل نطفہ اپنی مان کے رحم مین آتا ۔

دوسری فصل وراثت کی ترتیب

شرعاً میت کا ترکہ اس ترتیب سے خرچ ہوگا

۱ دین متعلق لعین (وہ قرضہ جسمین میت کا ترکہ مکفول ہی) ادا ہوگا۔

۲ جو بچے اوس مین بقدر واجب کے تجہیز و تکفین مین خرچ ہوگا۔

۳ پھر جو بچے اوس سے میت کا قرضہ ادا ہوگا۔

۴ پھر جو بچے اوسمین سے بقدر ثلث موصی لہ پایگا (اگر کوئی ہو)

۵ پھر جو بچے وہ ذوی الفروض (وہ رشتہ دار جنکے حصہ شرع مین مقرر ہین) اپنے اپنے حصہ کے موافق پائینگے۔

۶ پھر جو بچے وہ عصبات (وہ رشتہ دار جنکے حصص مقرر نہین اور بعد ذوی الفروض وہ مستحق ہین) پائینگے

۷ اگر عصبات نہون تو معتق جسکو مولی العتاقہ یا عصبہ سببی کہتے ہین (وہ شخص جسنے میت کو اپنی غلامی سے آزاد کیا ہو) مستحق ہین۔

۸ اگر معتق نہون تو معتق کا عصبہ مستحق ہوگا بشرطیکہ نر ہو

۹ اگر معتق کا عصبہ بھی نہو تو جو ذوی الفروض سے بچا ہی وہ پھر ذوی الفروض مین رد ہوگا یعنی انکے حصہ کے موافق اونہین مین تقسیم ہوگا سوائے زوجین کے

۱۰ اگر پانچ سے نمبر نو تک کے مستحقین نہون تو جو کچھ اول چار مصرفون سے بچے وہ ذوی الارحام (رشتہ دار سواے ذوی الفروض اور عصبات) پاوینگے

۱۱ اگر ذوی الارحام بھی نہون تو ترکہ کا مستحق مولی الموالات (وہ شخص جس سے میت نے وعدہ کیا ہو کہ تو میرا وارث ہی اور اگر مین ایسا جرم کرون جسمین دیت لازم آوے تو تو اوسکی تعمیل کرنا اور شخص مذکور نے یہ شرط منظور کی ہو) ہونگے

۱۲ اگر مولی الموالات نہون تو مقرلہ بالنسب (قرابت داران اقراری مثلہ ماں باپ بیٹا بیٹی بھائی بہن) پاوینگے۔

۱۳ جب کوئی مستحقین نہون تو موصی لہ بکل المال (یعنی کل مال کی جسکی نسبت وصیت ہو) کا حق ہی۔

۱۴ اگر مستحقین مندرجہ بالامین سے کوئی نہو تو ترکہ بیت المال (مال خانہ سرکاری) مین داخل ہوگا۔

خلاصہ یہ ہی کہ شرعاً ترکہ کے علی الترتیب چودہ مصرف ہین

دین[۱] متعلق بعین تجہیز[۲] وتکفین دین[۳] موصی[۴] لہ بقدر ثلث عصبات[۵]
ذوی[۶] الفروض معتق[۷] معتق[۸] کا عصبہ نسبی[۹] رد[۱۰] ذوی الارحام قرابت[۱۱] دار
اقراری مولی[۱۲] الموالات موصی[۱۳] لہ بکل المال بیت[۱۴] المال

تیسری فصل ذوی الفروض

۱ ذوی الفروض وہ رشتہ دار ہین۔ جنکے حصے شرع مین مقرر ہین۔

۲ ذوی الفروض کے واسطے صرف چھہ سہام (حصے) مقرر ہین جنکی تفصیل یہہ ہی $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{4}$ و $\frac{1}{8}$ و $\frac{2}{3}$ و $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{6}$ یعنی نصف چہارم آٹھوان دو تہائی تیسرا حصہ چھٹا حصہ ہر ذوی الفروض کو انہین کسرون مین سے کوئی کسر ترکہ سے ملیگی۔

۳ کل ذوی الفروض ۱۲ رشتہ دار ہین اونمین سے ۴ مرد ہین اور آٹھ عورت اونکی تفصیل یہہ ہی۔

باپ شوہر زوجہ دختر پوتی جد صحیح (دادا) مان جدہ صحیحہ (دادی نانی) عینی بہن (سگی بہن) علاتی بہن (ایک باپ مختلف مان) اخیافی بھائی (ایک مان مختلف باپ) اخیافی بہن (ایک مان مختلف باپ)

۴ ہر ایک ذوی الفروض کے حصونکی تفصیل جو مختلف حالتونمین ہوتی ہی یہہ ہی۔

۵ شوہر۔ اگر میت کی اولاد یا میت کے بیٹے کی اولاد ہو تو $\frac{1}{4}$ ۲ اگر نہو تو $\frac{1}{2}$

۶ زوجہ اگر میت کے اولاد یا اوسکے بیٹے کی اولاد ہو تو $\frac{1}{8}$ (۲) ورنہ $\frac{1}{4}$

۷ دختر ۔ اگر متوفی کے بیٹا ہوے تو لڑکیان عصبہ ہین اور لڑکوں کا آدھا پاوینگی (۲) اگر بیٹا نہو تو دختر ایک ہونے کی حالت مین $\frac{1}{2}$ اور چند ہونے کی حالت مین $\frac{2}{3}$ بالاجمال پاکر بحصہ مساوی باہم تقسیم کرینگے ۔

۸ بیٹے کی دختر یعنی پوتی (۱) اگر میت کے پوتا ہو تو پوتی عصبہ ہوگی اور پوتے کا نصف پاویگی ۔ اگر پوتا نہو تو (۲) ایک ہونیکی حالت مین $\frac{1}{2}$ (۳) چند ہونیکی حالت مین $\frac{2}{3}$ شامل لڑکیون کے پاوینگی (۴) اگر بیٹے پوتے نہون مگر میت کے ایک لڑکی ہو تو $\frac{1}{6}$ (۵) اگر میت کے لڑکا یا ایک سے زاید لڑکیان ہون تو کچھ نہین ۔

۹ باپ اگر میت کے بیٹا یا پوتا یا نیچے کے ورثاء ہون تو $\frac{1}{6}$ (۲) جب میت کا بیٹا یا پوتا نہو مگر لڑکی یا پوتی ہو تو $\frac{1}{6}$ اور پھر عصبہ (۳) جب میت کے اولاد نہو تو عصبہ ۔

۱۰ جد صحیح یعنی دادا (۱) اگر میت کے باپ ہو تو دادا کا کچھ حق نہین ۲ اگر باپ نہو تو دادا کا وہی حق ہی جو باپ کا تھا ۔

۱۱ مان (۱) جب متوفی کی اولاد یا اوسکے بیٹے کی اولاد یا ایک سے زاید بھائی یا بہنین عینی یا غیر عینی ہون تو $\frac{1}{6}$ (۲) اگر یہ لوگ نہون تو $\frac{1}{3}$ (۳) اگر یہ لوگ نہون اور شوہر یا زوجہ ہو تو شوہر یا زوجہ کو دینے کے بعد جو کچھ بچے اوسکا $\frac{1}{3}$

۱۲ جدہ صحیحہ یعنی دادی یا نانی (۱) اگر مان ہو تو کچھ نہین (۲) مان نہو تو
$\frac{1}{6}$ (۳) اگر باپ ہو تو دادی محروم نانی $\frac{1}{6}$ (۴) اگر چند جدّات مساوی درجہ
کے ہون تو وہ سب $\frac{1}{6}$ بالاجمال پاکر بحصہ مساوی تقسیم کرینگے۔

۱۳ عینی بہن اگر میت کی اولاد باپ یا جد صحیح اور حقیقی بھائی
موجود نہو تو مثل دختر کے (۱) ہونے کی حالت مین $\frac{1}{2}$ (۲) زیادہ
ہونے کی حالت مین $\frac{2}{3}$ بالاجمال (۳) برادر عینی کے ہوتے
عصبہ (۴) اگر بیٹا یا پوتا باپ دادا موجود نہو مگر بیٹی یا پوتی ہو تو جو کچھ بیٹی
یا پوتی کو دیکر بچے یعنی ایک بیٹی یا پوتی ہو تو $\frac{1}{2}$ زیادہ ہون تو $\frac{1}{3}$ (۵) اگر باپ دادا بیٹا پوتا
موجود ہو تو کچھ نہین۔

۱۴ علاتی بہن (۱) اگر باپ بیٹا یا دادا یا حقیقی بھائی یا ایک سے زاید
حقیقی بہنین ہون تو کچھ نہین (۲) اگر ایک حقیقی بہن ہو تو $\frac{1}{6}$ (۳)
اگر حقیقی بہن نہو تو مثل حقیقی بہن کے۔

۱۵ اخیافی بھائی۔ اگر میت کے اولاد یا اوسکے بیٹے کی اولاد نہو تو ایک
ہونے کی حالت مین $\frac{1}{6}$ ایک سے زاید ہونے کی حالت مین $\frac{1}{3}$

۱۶ اخیافی بہن مثل اخیافی بھائی کے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

چوتھی فصل عصبات

۱ عصبہ میت کے وہ رشتہ دار ہین جنکے حصون کی تعداد مقرر نہین اور جو ترکہ ذوی الفروض سے بچے وہ انھین ملتا ہی۔

۲ عصبات دو قسم کے ہین عصبہ نسبی عصبہ سببی عصبہ نسبی وہ ہین جو بوجہ میت کی قرابت کے عصبہ ہین اور سببی وہ ہین جو اور کسی سبب سے عصبہ ہین جنکو معتق کہتے ہین اور جنکا تذکرہ فصل ترتیب وراثت کی دفعہ ہشتم مین ہی۔

۳ عصبہ نسبی تین اقسام پر منقسم ہین عصبہ بالذات عصبہ بالغیر عصبہ مع الغیر

۴ عصبہ بالذات میت کے وہ رشتہ دار ہین جو مرد ہون اور جنکی قرابت بیواسطہ کسی عورت کے ہو اونکی چار قسمین ہین۔

۱ فروع میت یعنی میت کی نسل والے مثلاً بیٹے پوتے پرپوتے قس علی ہذا

۲ اصول میت یعنی باپ دادا

۳ فروع اب یعنی میت کے باپ کی نسل والے یعنی بھائی عینی و علاتی اور ایسے بھائیونکی نسل والے جو مرد ہون۔

۴ فروع جد یعنی میت کے دادا پردادا کی نسل والے چچا چچا کے بیٹے پوتے قس علی ہذا

فروع کے ہوتے ہوئے اصول کا کچھ حق نہین اور اصول کے ہوتے

ہوئے فروع اب محروم اور فروع اب کے ہوتے ہوئے فروع جد محجوب

یعنی ان قسمون مین سے ماقبل کی قسم کے ہوتے ہوئے اقسام مابعد کا کچھ

حق نہین اور ہر ایک قسم مین قریب والا بعید کو محروم کرتا ہی اور عینی غیر

عینی کو یعنی بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا یا بھائی کے ہوتے ہوئے بھتیجا

چچا کے ہوتے ہوئے بھائی کا کچھ حق نہین ۔

۵ عصبہ بالغیر وہ عورتین ہین کہ اگر اونکے ہم درجہ مرد نہوتے تو وہ بھی ذوی الفروض

ہوتین مگر اپنے ہم درجہ مردون یعنی اپنے بھائیونکے ساتھ عصبہ ہین وہ بیٹی

پوتی عینی بہن علاتی بہن ہین یہ چارون ذوات الفروض ہین دیکھو

فصل ذوی الفروض مگر جب اونکے بھائی ہونگے تو اپنے اپنے بھائیونکے

ساتھ عصبہ ہونگے اور اپنے بھائیون کا نصف حصہ پاوینگے ۔

۶ عصبہ مع الغیر وہ عورتین ہین جو دوسری عورتون ذوات الفروض کے

ساتھ عصبہ ہوتی ہون اور اون ذوی الفریضہ کے دینے بعد جو بچے اونکو

ملتا ہی ۔ اور وہ میت کی عینی اور علاتی بہنین ہین جب میت کی بیٹی یا

پوتی کے ساتھ ہونگی عصبہ ہونگی جو بیٹی اور پوتی کو دیکر بچے گا پاوینگی

یہ عصبہ بالغیر اور عصبہ مع الغیر مین یہ باریک فرق ہی کہ جو غیر عصبہ بالغیر کو
عصبہ کرتا ہی وہ بحالت تنہائی خود بھی عصبہ ہی اور جسکو عصبہ کیا وہ بحالت
تنہائی ذوی الفروض - اور عصبہ مع الغیر جسکے ساتھ عصبہ ہوتا ہی وہ عصبہ
نہین بلکہ ذوی الفروض اور جسکو عصبہ کیا وہ بھی بحالت تنہائی ذوی الفروض
ہ اقسام عصبات اس شجرہ سے بہت جلد ذہن نشین ہونگے -

فروع اب
اصول
فروع
فروع جد
بالذات
بالغیر
مع الغیر
عصبہ نسبی
عصبہ سببی
عصبہ
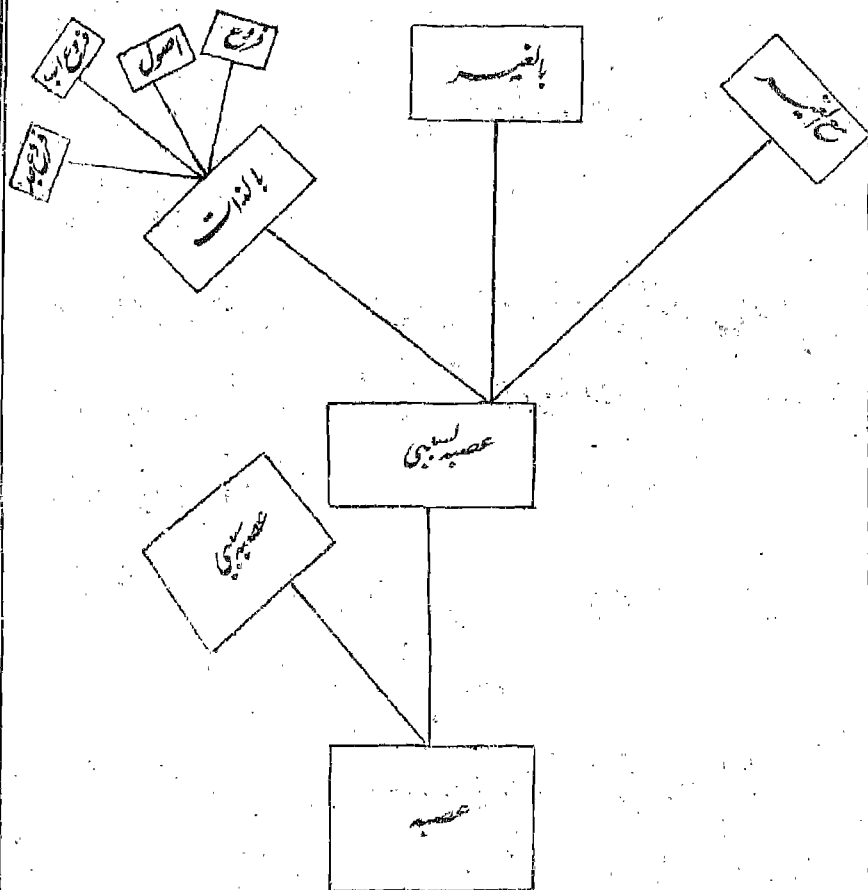
پانچوین فصل ذوی الارحام

۱ ذوی الارحام وہ رشتہ دار ہین جو سوا نے ذوی الفروض اور عصبات کے ہین اور انکی چار قسمین ہین اور چونکہ اکثر وہ قرابت دار ہین جنکی قرابت کی بنیاد عورتین ہین اسلیے ذوی الارحام کہلاتی ہین

۲ اول فروع جو ذوی الفروض اور عصبات نہین۔ مثلاً بیٹی کی اولاد یا پوتی کی اولاد خواہ مرد ہون یا عورت۔

۳ دوم اصول جو ذوی الفروض اور عصبات نہین۔ جد فاسد جدہ فاسدہ یعنی نانا دادا کی بہن۔

۴ سوم فروع ابوین یعنی باپ اور مان کی اولاد جو ذوی الفروض اور عصبات نہون بھتیجیان بھانجیان بھانجے بھتیجے اور اخیافی بھائی اور بہن کے لڑکے اور اونکی اولاد۔

۵ چہارم فروع جدین جو ذوی الفروض اور عصبات نہون ماموں پھوپھی اور باپ کے اخیافی بھائی اور اونکی اولاد

۶ ہر ایک ان چار قسمون مین سے اپنے بعد کی قسم کو محروم کرتا ہی یعنی قسم ماقبل کے وارث کے ہوتے ہوے قسم مابعد کے وارث کا کچھ حق نہین۔

۷ ذوی الارحام قریب کے مقابلہ پر بعید کا کچھ حق نہین —

۸ جب چند ذوی الفروض ہم درجہ ہون توجسکا رشتہ کسی ذوی الفروض یا عصبات کے باعث ہی وہی ترکہ پائیگا —

۹ عینی کو بمقابلہ غیر عینی کے ترجیح ہی —

۱۰ اگر ہم درجہ ذوی الارحام مین کچھہ واسطہ بذریعہ ذکور ہو اور کچھہ کا بذریعہ اناث توجنکا ذریعہ ذکور ہین وہ دونا پاوینگے اور جنکا ذریعہ اناث ہین وہ اونکا نصف مگر ذوی الارحام کے مرد اور عورت ہونے کے باعث کچھہ فرق لازم نہین آتا —

چھٹی فصل وراثت مذہب امامیہ

ا ورثاء ذوی الفروض اور اونکے سہام معینہ کے بابت شیعون اور سنیون مین کچھ اختلاف نہین ہی کیونکہ دونون کا مدار قرآن شریف پر ہی جس مین ذوی الفروض کے حصہ مقرر ہین دوسرے حصہ دارون کے بابت جو کچھ مذہب امامیہ کے اصول ہین اور جس مین سنیونسے اختلاف ہی وہ ذیل مین لکھے جاتے ہین —

۲ مذہب امامیہ مین وراثت کے تین ذریعہ ہین اول قرابت نسبی دوم واسطہ سببی سوم ولا پہلی قسم کے وارث کے ہوتے ہوے دوسری اور تیسری قسم کے وارث کا کچھ حق نہین ہوتا —

۳ پہلی قسم کے وارث یعنی قرابت داران نسبی کی چار قسمین ہین پہلی قسم مین اصول محدود (والدین) اور فروع غیر محدود (اولاد اور اولاد کی اولاد) اولاد کے ہوتے ہوے والدین یا والدین کے ہوتے ہوے اولاد ترکہ سے محروم نہین ہوتی اولاد کے ہوتے ہوے اوسکی اولاد مستحق ترکہ نہین یعنی واسطہ دار قریب کے ہوتے ہوے واسطہ دار بعید محروم رہتا ہی پسر کی اولاد کو پسر کا اور دختر کی اولاد کو دختر کا حصہ بلا لحاظ پیڑہی کے ملتا ہی —

۴ قرابت داران نسبی کی دوسری قسم مین اصول ابوین (دادا پردادا دادی پردادی نانا پرنانا نانی پرنانی) فروع ابا مین بھائی بہن اور انکی اولاد شامل ہین انمین سے قرابت داران قریب کے ہوتے ہوے قرابت دار بعید محروم رہتا ہی یعنی دادا کے ہوتے ہوے پردادا اور بھائی کی موجودگی مین بھتیجا وارث نہوگا

۵ قرابتداران نسبی کی تیسری قسم فروع جد (چچا پھوپھیان ماموں) اور اونکی اولاد شامل ہین انمین بھی بمقابلہ وارث قریب کے وارث بعید محروم رہتا ہی۔

۶ قرابتداران نسبی کی چوتھی قسم مین والدین کے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ اور انکی اولاد داخل ہین اور انمین بھی واسطہ دار قریب کے ہوتے واسطہ دار بعید محروم رہتا ہی۔

۷ قرابت داران نسبی کی چارون قسمین متذکرۂ بالا بھی پہلی قسم کے ورثاء کے ہوتے ہوے باقی تینون قسم کے ورثاء اور دوسری قسم کے ورثاء کے ہوتے ہوے تیسری اور چوتھی قسم کے ورثاء اور تیسری قسم کے وارث کے ہوتے ہوے چوتھی قسم کے ورثاء ترکہ سے محروم رہتے ہین گو وہ وارث عورت ہو

۸ مرد اور عورت ہونے کا امتیاز جیسا کہ سنیون مین ہی شیعون مین نہین۔

۹ قرابت داران عینی اپنے ہم درجہ اخیافی اور علاتی ورثاء کو محروم

کرتے ہین لیکن مختلف قسم کے وارثون مین یہ قاعدہ ملحوظ نہین ہوتا اور جب ایک کو قرابت پدری اور ایک کو قرابت مادری ہو تو بھی اس کلیہ پر لحاظ نہوگا۔

۱۰ دوسرا ذریعہ وراثت کا واسطہ سببی ہی اور جو تعلق زوجہ اور شوہر کے درمیان نکاح سے پیدا ہوتا ہی وہی واسطہ سببی ہی بوجہ نکاح کے زوجہ شوہر کی اور شوہر زوجہ کا وارث ہوتا ہی یہ لوگ اپنا حصہ مقررہ مثل سنیون کے ہر حال مین پاتے ہین۔ لیکن زوجہ کے مرنے پر اگر کوئی صلبی رشتہ دار موجود نہو تو شوہر کل ترکہ پاویگا اور شوہر کے مرنے کی حالت مین اگر کوئی وارث عینی نہو تو زوجہ اپنا شرعی حصہ یعنی ایک ربع پاویگی باقی داخل بیت المال ہوگا۔

۱۱ اگر کوئی شخص حالت بیماری مین نکاح کرے اور قبل خلوت صحیحہ کے مرجاوے تو ایسی منکوحہ ترکہ کی مستحق نہوگی اور اگر وہ منکوحہ مرجاوے تو شوہر اوسکے ترکہ کا مستحق نہوگا لیکن اگر کوئی عورت بیماری کی حالت مین نکاح کرے اور شوہر مرجاوے تو عورت شوہر کا ترکہ پاویگی۔

۱۲ اگر شوہر قریب المرگ ہونے کے وقت زوجہ کو طلاق دے تو زوجہ

ترکہ کی مستحق ہوگی لیکن اگر بعد طلاق کے شوہر ایک برس تک زندہ رہے تو عورت
مذکور ترکہ سے محروم ہو جاویگی۔

۱۳ اگر شوہر زوجہ کو طلاق رجعی دے اور زوجین مین سے کوئی عدت کے
اندر مر جاوے تو ایک دوسرے کا ترکہ پاویگا۔

۱۴ جس عورت کے ساتھ متاع (عارضی نکاح) کیا جاوے وہ ترکہ کی
مستحق نہین ہے۔

۱۵ تیسرے وراثت بذریعہ ولا کے پیدا ہوتی ہے اور اوسکی دو قسمین ہین اول
جب کوئی اپنے غلام کو آزاد کرے تو وہ اوسکا وارث ہوتا ہے اور آزاد کنندہ
کو معتق کہتے ہین دوم فریقین اگر باہم معاہدہ کرین کہ ایک دوسرے کا وارث
ہوگا تو اوسکو مقر لہ بالنسب کہتے ہین اور ان دونون کا بیان فصل ترتیب
وراثت مین ہو چکا ہے۔ اگر ولا کی پہلی قسم کا وارث ہو تو دوسری قسم کا
وارث محروم رہتا ہے۔

۱۶ رد کے قواعد مذہب اہل سنت اور مذہب امامیہ مین متحد ہین فرق اتنا ہے
اسکہ مذہب امامیہ مین زوجہ رد پانیکی مستحق نہین ہوتی اور اگر میت کا بھائی
موجود ہو تو میت کی ماں بھی رد کی مستحق نہوگی۔

۷ اعول کے قواعد مین شیعہ اور سنیون کا اختلاف ہی۔ مذہب امامیہ مین
اگر ترکہ کے واسطے کسی حصہ دار کو پورے سہام نہ پہنچتے ہون تو اوس وارث
کے حصہ سے کچھ کمی کیجائے جو کہ خاص وجہ سے کلاً یا جزاً سہام معینہ سے
محروم ہو سکتا ہی۔

۸ مذہب امامیہ مین خلف اکبر کو اسقدر ترجیح ہی کہ اگر وہ لایق ہو تو باپ
کی تلوار اور قرآن اور پوشاک اور انگشتری اوسکو ملیگی۔

ساتوین فصل متفرقات متعلق بوراثت

۱ شخص مفقود الخبر کی جائداد اوسکی ولادت کی تاریخ سے ۹۰ برس تک تقسیم نہوگی اس عرصہ تک شخص مذکور اپنی جائداد کی نسبت زندہ اور دوسرے کی جائداد کی نسبت مردہ متصور ہوگا لیکن اگر شخص مفقود الخبر دوسرے کی شرکت مین کسی جائداد کا وارث ہو تو دوسرے ورثاء کی تقسیم نہین رکیگی بشرطیکہ وہ لوگ اس قسم کے وارث نہون جو بسبب موجودگی مفقود الخبر محجوب الارث ہوتے —

۲ اگر دو یا زیادہ شخص ایک ہی وقت مین مر جاوین اور یہ تحقیق نہو کہ کون پہلے مرا اور کون پیچھے تو بعض کے نزدیک ترتیب عمر پر لحاظ کرنا چاہیے یعنی پہلے مرا ہوا سب سے بڑے کو پھر اوس سے چھوٹے پھر اوس سے چھوٹے کو سمجھنا چاہیے - مگر اکثر کے نزدیک یہ ٹھہرالینا چاہیے کہ سب ایک ہی وقت مین مرے اور ترکہ باقی ورثاء کے درمیان یون تقسیم ہوگا کہ گویا وہ ورثاء جو اپنے مورث کے ساتھ مرے کبھی موجود نہ تھے —

۳ خنثی اگر مرد کی علامتین غالب ہون تو مرد اگر عورت کی علامتین غالب ہون تو عورت وراثت کی حالت مین سمجھا جاویگا اور اگر خنثی مشکل ہو

یعنی یہ ثابت نہوسکے کہ مذکر کی علامات غالب ہین یا مونث کی - تو اوسے
وہ سمجھنا چاہیے جسمین اوسکا نقصان ہو یعنی مرد ہونے کی حالت مین
اوسے کم ترکہ ملے تو مرد سمجھنا اور اگر عورت ہونیکی حالت مین اوسے کم ترکہ
ملے تو عورت سمجھنا چاہیے -

۴ اگر ترکہ کافی ہو تو بپابندی فصل ترتیب وراثت کے ہر ایک قرضخواہ
کو پورا پورا زر قرضہ دیا جاویگا اگر کافی نہو تو ترکہ مذکور کل قرضخواہون
بحساب رسدی تقسیم ہوگا -

خادم القوم

سید محمد حسین رضوی تحصیلدار مروارہ

ضلع جبل پور

۳۳۲۳۰